اینجانب

مدت کے بعد آج دکھائی ہے ہو تم
یہ تو کہو گئے تھے برادر کہاں کہاں

لیجیے ناظرین اینجانب سے بھی پوچھتے ہیں۔ کہ کہاں رہے۔ حضرت رہے کہاں۔ وہی کونڈی کے [illegible] پار رہا اس بار۔ دلی نہیں تو حضرت درا سے گئے تھے یا بھوپالی بھی [illegible] کے محلوں میں۔ کیوں۔ ہوا اکھڑے ہوا کیسی۔ یوں کہو نا۔ کہ [illegible] دیکھتے گئے تھے۔ پھر آپ یہاں ہی سمجھ لیں۔ ہوا کا دیکھا [illegible] لیا۔ وہ دو دیگا دسری جو تھی جمع ہو رہے تھے۔ بس رہے نام سائیں کا۔ وہ ہوا کا رخ دیکھ رہے تھے۔ اینجانب تماشہ دیکھ رہے تھے۔ دیکھئے کیا ہے کیا کچھ کی طرف منہ کرکے چلے تھے۔ یکایک اتر کو پھر بیٹھے۔ پر کیوں۔ کیسے چل کر پھر ان [illegible] ایکدم سے آشنائی ہو گئی۔ حضرت یہ پنڈت جلتی پر تیل ڈالنے کی جگہ شگون بچارا کرتے ہیں۔ اور ہر وقت ان کھٹ پٹ کر وہ من گھڑت ٹگن کی دھن میں ہمیشہ سر دھنتے رہتے ہیں۔ کبھی ان ہواؤں سے شگون تو اچھے اچھے لے ہوں گے۔ ہاں مجھے یہاں اب سے کہا اس سا پچھ سا ہیبت ہو گا۔ ہماری بیماری کا نام نہ لیجیے اینجانب کے خیال میں تو پیشین گوئی کرکے بیچارے بھولے بھالوں کو قبل از مرگ واویلا کرنے پر مستعد کر دیتے ہیں۔ انھوں نے یہ کیسی خوشخبری دیدی۔ دنیا جہان تو حسب عادت کہ مچھلی بکری کا پیٹ بھرنے لگے۔ اور حسب ناف رول ہے کہ سیکڑیٹ بھرتا نہیں نہ ہندوستان میں غلہ رہے گا نہ کسی کا پیٹ بھرے گا۔ پانڈے جی بھگوان سنگے اور وہی چنے کی نہا سکیں گے۔

بیمار بھیا باہمن کے حوالے
یا
مری مرغی ملاں کے سر

حضرت رسل مندرجہ بالا تو خدا جانے کس وقت اور کس گھڑی میں کس بنا پر گھڑی گئی ہوگی۔ مگر اینجانب سے اسکو گنج گھاتی کے بعض ممبران [illegible] کے سر منڈھ دو۔ یا وہ ہمیشہ کیا کرتے ہیں۔ کہ روزی اور سیل پٹ اخبار جن کے حروف چھاپہ خانہ کے پریس مین اس قدر دراز جی میں [illegible] گئے ہیں کہ پڑھنے کا مرتا کیا نہ کرتا۔ یا دلّی داب کے مرے آڑ آوا کے خط تقدیر کی مشکل جتانی لگتے ہیں۔ وہ ممبروں کو اخبار کے تہا ڈر میں پھینک دیتے ہیں۔ اینجانب چند اخبارات مثلاً چیچہ بمبئی تیغ بہادر صادق الاخبار وغیرہ کو نظر آرائش کرتے ہیں۔ حضرت ان کو پڑھے کون۔ اور کسی بلا۔ آنکھوں کا تیل بیضہ مرغ کے تیل کی طرح باسانی نہیں نکلتا۔ جو اس کی روشنی میں پڑھا جائے۔ چونکہ اینجانب کو روز روز نئے کا عارضہ تو مدت مدید سے ہے۔ آنکھوں کے تیل کی روشنی رات کو کام ہی نہیں دیتی۔ رہا دن اگر مرچٹ کے آنکھوں کا تیل نکال کے اس کی روشنی میں روشنائی کے غیر روشن حروف پڑھئے تو دن اور دے میں مبتلا ہونے کا ڈر ہے۔ بھٹ پڑے وہ سونا۔ جس سے ٹوٹیں کان۔ اینجانب تو اس سوچا اخبار کو ردی کے استروں میں دھر دیتے ہیں۔ اینجانب یہ ہی نہیں۔ کہ ممبر اپنا کاغذ کیوں ردی کراتے ہیں۔ کیا انھوں نے اس پر آشوب زمانہ کے خوف و خیال اور دریغ الوقتی کی غرض سے اس شعر پر عمل کر رکھا ہے ؎

دیوان میں سادہ ہی جگہ چھوڑ دی ہم نے   مضمون پر باندھا تری نازک کمری کا

اگر ہمارے ممبر اینجانب کے دفتر میں سادہ ہی اوراق بھیجا کریں تو منیجر مطبع انہیں پر دہلی پنچ چھپا کر حاضر کر دیا کریں۔ تا کہ حوض معاوضہ مگر خلد کے مصداق تو رہیں۔ نہ نقصان مایہ نہ شماتت ہمسایہ۔

جو حسن شکیں کی آزادی سے جو سکان کے مستغصبہ کرایہ پر کی گئی ہے رانڈ بیوائیں اور مفلس بیروزگاروں کا تو جی چھڑوا دیا ہے ہے یہ قحط سالی اور گرانی کہ گھر کے کرایہ تک بغیر بیچے کھوچے پار نہیں جاتے ہیں۔ کواڑوں کا پڑا رہنا اچھا بھی ہوا۔ کہ کواڑ ہوتے تو گھر کی رانڈوں کو گزشتہ عیش کی دستک کا ہمیشہ کھٹکا لگا رہتا۔ اور اب یہ آسانی ہو گئی۔ کہ بے کھٹکے اندھیرے اوجالے گھر سے نکل کھڑی ہوں۔ اور بن جوبن کی فقیر خانہ سنگے بازار روان میں دہائی دیتی پھریں۔ کوئی دنداناتا کیسی آئے۔ حضرت مفلسوں کو تو اپنی جورو جان سے ایڑی سے چوٹی تک کی پسینہ کی کمائی سے

یاران ہم قالب

ابر کی بہار

مسٹر تیغ بہجوں کے سردار تیغ - دہائی ہو دہائی ہے - ان کمبختوں نے دولت
لٹائی ہے - تیغ یار کچھ کہو گے بھی - دہائی ہے دہائی کی رٹ لگائے جاؤ گے
یار تیغ - ان کمبختوں نے دم میں ناک کر دی ہے - اسے تو ناک
میں دم کہیے - کیا ہے - دہائی اردہائی ہے تیغ - اگر آپ کو کہنا ہے تو کہیے
ورنہ ٹھنڈے ٹھنڈے - ٹھنڈی سڑک کی ہوا کھائیے - تیغ تم تو
ابھی سے گھبرا گئے - ابھی تم نے سنا ہی کیا ہے - لو گھبرا گئے - تو سنئے
دلی کی خلقت غل مچا رہی ہے - ابر آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں
اللہ میاں اپنی رحمت نازل نہیں کرتے - کریں تو کیسے کریں - ابر
جھوم کر آیا - چل باغ کی سیر کو - اور سیر کو بھی اکیلے نہیں - ایک ادہر
ایک ادہر کا ہونا ضروری ہے - خدا ان کی عقلوں کو بے ٹھیک ٹھیک
ٹھیک کرے - چل روشنارا میں - ریہو کے - بی چھوٹی نواب جان
کو لے چلتے پھرتے نظر آئے - برسے تو کیسے برسے - اللہ میاں
سے دعائیں بھی مانگتے جاتے ہیں - اور یہ کرم ہی کرتے جاتے
ہیں - خدا نکالے اس بیر کھٹ والی کو - شہر بھر میں اودھم مچا رکھا ہے
جب سے یہ ذات شریف دلی میں تشریف لائی ہیں ہر روز ایک دو
مجرے ضرور ہو جاتے ہیں - کوئی دن اس کے نزدیک منحوس جاتا
ہوگا - جو کہیں گانا بجانا نہ ہوتا ہو - اور اس کا مجرا - مجرا ہی کی قیمت بھی
کم نہیں - پچیس اس کے تو پچاس اس کے - خدا عیاشوں کو ہدایت
دے سکے ایسے دلیسوں کو اول تو شہر میں گھسنے ہی نہ دیا کریں - اگر
کوئی بھولے بھٹکے آ بھی جائے - تو اس کی ناک چوٹی کاٹ کر جلا
باہر نکال دیا کریں ۰

ساقی
ابھی جاتے ہیں میکدہ سے میر
پھر ملیں گے اگر خدا لایا

الٰہی خیر ہو کیوں جوش پر ہے دیدۂ تر کسکے عشق کا طوفان اٹھا گیا

ابھی ابر برسات آئی - گرمی گئی - خاک دبی - سبزہ اگا - خزاں گئی - بہار
آئی - الو کی رخصت - بے ایمانی کی آمد - بجلی چمکی - بادل گرجا - بوچھاڑ
جھولتے چلی - ندی چڑھی - تالاب بھرے - مچھلیوں کی سرمیں ابھار
دریائی مینڈکوں کی گرٹران ابھر کو دیکھ کر عقل چکرائی - برسانی زاری
آہ و نالہ کے ا
دہانی دو پٹوں - دلوں کے ہر لمحے پر بیری چوروں کے آگے
رشک حسد نے دل کو جلا دیا - دعا کی - دشمن کی آنکھوں میں کھٹکا
ہلک کسی نے [illegible] کسی نازک ادا کے ستانے میں درد
بھلا کر کمر لچکا کھائی - فراق زدہ مرنے پر لبیں ہوئے - پچاس اور
قاصد بھی کئی دن بعد لایا [illegible] وصل کی بات
کسی بنت نہیں بنی - [illegible] زمین آسمان کا فرق ہے
زمین دور ہوتے ہوتے زرد ہو گیا [illegible] بات شکر تو کر
نالہ کر تیرا ایمان بجا رہنے جاتے - دو ہزار کی ایک سنتے ہی اور
کو سونا حرام کیا - جھجو کے رہنے والے زینہ پر آ گئے - اور وہ رفتہ رفتہ
اپنے قرینہ پر آ گئے - بھانت بھانت کے [illegible] کا ہجوم - دو ہزار کا گڈا باندھ
بہت کی رٹ لگائی - [illegible] نے نہیں لیا [illegible] صحبت
رسید گئے - انجانب سے مشورہ لیا - ہم نے کہا کہ پانچ ہزار بھانت
بچا کے بھاڑ میں جھونکئے - دو ہزار کے بدلے پانچ سو دے بیٹھیے - صدقہ
صدقہ - دو جا - اس کا ایمان خرید لیجئے - ایمانی حبث ایمانی کی سوت
اصلاح کا مرحلہ ہو جائیے - نہ دے تو جو نہ جھکا [illegible] بیمبوں کے
رجسٹر میں نام درج کیجئے - پانچ سو دے کر کھو بالکل بیٹھئے - آپ
کا عقد [illegible] ہوگا - ہم کو امتحان اس کے ایمان کا ہر گز منظور کیا تھا -
منگنا بھی کے ڈھیر پر بے ایمانی کے الاؤ پر دھونی رما رہا تھا -
اس کی پھر دی [illegible] - ہم نے پڑھی لاحول - دیا گرو دن میں پہنا طوق
لعنت کا اور کہا لعنت ہے تیرے قول فعل پر - کہا اس نے پیر
مرشد - آپ نے مار دی بچاری ریجوہ - ورنہ جو کہا تھا میں نے
لوں گا دو ہزار - دو دھتا مجھ کو بنا گیا - اگر تلوں پر پانچ سو - تو ریل
ناقہ - اب ہوں گے اس کے حصے دو - آدھا لگا یارا [illegible] جنتی
ہے جس کی کل جیلین کی جو پڑھتا ہے نالہ - اور پھر اتنا ہے گھٹا گھٹ
واسطے تسبیح کے - اور رہتا ہے پاک صاف - اور بڑا بنا رہتا ہے

اپنے کو پانچ امام اور دعوے کرتا ہے۔ کہ کھاتا ہوں اکل حلال
لیکن چل گیا۔ اس پر بیچارہ دوہا و پھنسا لیا اس کو اپنے دام
تزویر میں اور خرید لیا اس کا ایمان و اتقا۔ بھائی سمجھدار میں
اگرچہ دیکھتا ہے وہ دست سخی کا۔ مگر کر دیا ہے جس نے ہلچ
کا مریض۔ اور رکھا اس کو وارد ایمان نزدیکی میں۔ کیونکہ تھا وہ
مفلس۔ پنچ بھی اس پر نظر [illegible] سمجھا ہے۔ حلال کی جو دیوانہ کا
بادشاہ ہے اور کرو پا ہیں سنے اس کا [illegible] عبادتی بہت جلد۔ پس
لوٹائے گی اس کے شامت اعمال [illegible] جلتے ہوتے قل اور ترغ
چلے گا پیری تقریب سے [illegible] لیکن مانگتا ہے وہ ہم سے سوالی
کیونکہ صدقہ [illegible] سوا [illegible] دشمنی کرو نگا اس کو پوسنے
پیار سے دوست کر [illegible] اور لو [illegible] سو جب ادھر مار کر کے [illegible]
سوالی کا سوال ہو۔ پھر [illegible] لوں گا کسوٹ اصلاحی۔ اب تو کوس
رہا ہوں سب ساتھ ادھر خوارج مضامین کو جن سے [illegible] بانگڑاں لیسوہ
جس کو رکھا اور پانچ۔ ہم نے سنکر اس کو دخل قافیہ لگایا۔ اس
حقارت کا [illegible] لعنت کی اس کے طرز عمل پر۔ آیا مضمون ہو کیا
کیا۔ ورنہ کیا ہم کو حال سنانا۔ ہر کنز اشاعت کے اجلاس جو ڈیش
ایڈیٹر صاحب رضا سلطان مرید پنچ کی کمیٹی ہو نیل کا۔ کیونکہ بیجا
ہے اس کو جنرل کمیٹی سے حضور دربار مسلے میں ؟

سالک [illegible] از [illegible] گوالیار

کیا تجھے مرے پاس چھور روپی ہے

ہاں! کیا میرے پاس چھور روپی ہے۔ جی ہم ایسے ویسے منسی نہیں۔ انگریزی والے منسی ہیں ارے واہ رے مرے شیر۔ کہا تو سوچ کے اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی۔ اور کیوں نہ ہو۔ یہ حضرت ابلیس عرف تاتا جن بھی پیچھا چھوڑیں جب تو۔ یہ جو سایہ کے ساتھ روپے ہیں تین الحفیان بھلانے کو موجود رہتے ہیں۔ مگر وہ دوزخ میں جائے یا بہشت میں ان کو اپنے حلوے مانڈے سے کام۔ پھر بادت کیا ہیں۔ اسے کیوں نہ ہو چھوں کی بڑی بات ہے۔ پھر بات کرامات ہے۔ کچھ ہیں منحوس کا منہ کالا۔ نکل جائے کمبخت کا دیوالہ مرجونہ ہو یاروں کو لگا بھی دیتے واللہ ابھی وہ کی میاں بیٹے بازنکلا کہنا۔ قربان بنارس ڈھٹائی

کے [illegible] افسوس ہے

چہل سال عمر عزیزت گذشت — مزاج تو از حال طفلی نگشت

(پنچ) لاحول ولا قوۃ۔ آدمی ہے یا طوفان بے تمیزی۔ ناہی تباہی جنبلی آدمی۔ سر پہ پیر [illegible] پھر جاؤ گے جی۔ آخر فساد کیا ہے۔ یہ تو میں خوب جانتا ہوں کہ جس پر عشق و محبت کا نزلہ گرا۔ اس کی گدی سے عقل و [illegible] کس کے پانی کی طرح بہہ جاتی ہے۔ پھر بھی انسان کو سمجھ کی نظروں پر غور کی ادھوڑی استری کی عینک لگا کر دیکھنا چاہئے۔ کہ آیا اس کام کا ماحصل کیا ہے۔ نتیجہ کیا ہے۔ اچھا یا برا بھا پنچ۔ کہا تو ٹھیک۔ لیکن جس کو اپنے نیک و بد میں تمیز ہو۔ اپنا نفع و نقصان اپنی جان معشوق سے زیادہ عزیز ہو۔ اس کی محبت محض خود غرضی و شہوت پرستی ہے۔ ایسوں ہی پر دنیا ہنستی ہے۔ کیوں ہے نا ٹھیک ؟

(پنچ) وہی ڈھاک کے تین پات۔ مرد آدمی۔ آخر کچھ مطلب کی بھی کہو گے یا یوں ہی دیمک کی طرح دماغ چاٹے جاؤ گے۔ آخر وہ چھور روپی کیسا۔ اور وہ ملقب بہ القاب عربی۔ حضرت ابلیس کون۔ پنچ خفا نہ ہو۔ کہنے کی بات نہیں۔ لیکن خیر ہمارے تمہارے مابین اتحاد قلبی ہے۔ اس لئے سنو تم پر رحم آتا ہے تمہارے خدا [illegible] چند پرہیز اختیار کرتے ہیں۔ اور تمہاری اپنی کو مبدل بہ خوشی کرتے ہیں۔ تو سنو۔ مگر بھائی پنچ یہ بات ہے دل کی اندر دیوار گوش دارد۔ ذرا ادھر ادھر دیکھ لو۔ کوئی سوراخ کھلا تو نہیں رہ گیا ہے۔ اگر ہو تو اس کو بھی شٹ اپ کر ڈالو۔ پھر خوب خوب دل کھول کر سن ڈالو۔ ہاں تو لو اب دونوں آنکھیں بند کر کے اپنے کان شریفوں کے سوراخوں میں ٹیلیفون لگا لو اور بیچارہ کی خاک سے جیٹ پٹ یتیم کرا کر دل بیٹھ جاؤ۔ لیکن خبردار خبردار وضو شکست نہ ہونے پائے۔ ورنہ تم جانو۔ اور تمہاری پارسائی۔ اچھا سنو۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ ارے ہاں ٹھیک تو خوب یاد آیا۔ اف بڑی خیر ہو گئی۔ ورنہ نہیں معلوم کتنی صلواتیں سنتا۔ بھئی ذرا اور صبر کرو۔ دل پر جبر کرو۔ مگر میں دسترخوان چنا گیا ہوگا۔ کوفت ٹھنڈا نہ ہو جائے۔ نہ ہرا مگر آؤں تو پھر باطمینان تمام بیٹھ کر کہوں۔ سر دست۔ گوڈ بائی۔ انشاءاللہ آئندہ ہفتہ۔ پھر ملیں گے اگر خدا لایا۔ راقم۔ ہوزن عزازیل

رہے رہے نہ رہے

حضرت ۔ ایجانب ظرافت مآب نے بھی آج مسٹر پنچ کے دو دوست پر کہا کہ ظرافت کا خالی ہاتھ جانا اچھا نہیں ۔ لہذا منجملہ ظرافت ایک چٹپٹی غزل بچا نہ رنگ میں رنگی ہوئی سنائے دیتے ہیں ۔ ملاحظہ ہو۔

تمہے شباب کا عالم رہے رہے نہ رہے
وہ زلف ناگ سی ظالم رہے رہے نہ رہے

وہ خوب بیٹھے ہیں شوق سمجھ کے آپ کو
کہ ہم پولیس میں ملازم رہے رہے نہ رہے

اس انکھ ادھر سے پر مجھ کو تو ہاتھ نہ لگے
پھر گول گول سا ہر دم رہے رہے نہ رہے

گرد بھینگے گرانی میں اب وہ سارنگی
ترا دیا کمود دم رہے رہے نہ رہے

جو ہر پیار پہ بی صاحبہ بدکتی ہیں
تو خوف ہے کہ یہ خادم رہے رہے نہ رہے

شب وصال کے ایسے مزے چھوڑتی ہیں
کہ صبح شام کا قائم رہے رہے نہ رہے

لگے کہ میں کہتے کہ لیجئے بوسہ عطر دہ
تمہارے گال پہ مرہم رہے رہے نہ رہے

لگا لیں ہاتھ ہم ایسے شیخ کالوں پر
ہے کیا عجب کہ ملائم رہے رہے نہ رہے

پشاب کی جو کرے مکان کی جڑیں
تری دیوار بھی قائم رہے رہے نہ رہے

شراب خانہ میں دعوتی بھی رہن کر دو دو
مزے کا وقت یہ دائم رہے رہے نہ رہے

حضرت چلتے چلاتے ایک مذاق بھی سنتے جائیے کہ آنکھوں میں بل پڑ جائے ۔ ایک فارسی داں مولوی صاحب کسی انگریزی سکول کے مدرس اول مقرر کئے گئے ۔ آپ جانتے تھے تو اے ۔ بی ۔ سی بھی نہیں لیکن جب کوئی انگریزی بولتا تھا ۔ تو انداز ہی انداز سے اسٹ کانشنٹ جواب سے دیا کرتے تھے ۔ ایک روز سرشتہ تعلیم کا کوئی افسر آپ کے کمرے میں ہر اسے ملاحظہ آیا ۔ اس نے پوچھا کہ وہاٹ آر یو ڈوانگ ۔ آپ نے جواب دیا کہ میں مولوی ۔ پھر صاحب بہادر نے کہا ۔ وہاٹ بک ڈو یو ٹیچ ۔ اس کے جواب میں بجائے کتاب کے نام کے غلطی سے اپنا نام بتا دیا ۔ پھر صاحب بہادر نے جو کہا ۔ کہ گو اوٹ ۔ تو میرا اٹھا کرسی چھوڑ کر چلتا پھرتا نظر آیا ۔ صاحب بہادر گھبرا کر دوسرے صاحب سے پوچھا ۔ دیر ازی گوانگ ۔ تب مدرس صاحب بکا رہے گئے ۔ اور جب ان کو سمجھایا گیا ۔ کہ پڑھائیے تو اپنی کارروائی میں مشغول ہوئے ۔ نا معلوم ۔ ان پر کون بھوت

سوار تھا ابھی حضرت صاف صاف کہدیتے کہ صاحب میں الف کے نام لاٹھی کچھ نہیں جانتا ۔ کیا صاحب کچھ دبائے جاتے تھے سو گر نہیں یکتب ہست وایں ملا کار طفلاں تمام خواہد شد کہئے صاحب کیسی رہی ۔ حضرت اس مذاق پر باتو لوٹ پوٹ ہو جائیے یا مدرس صاحب اور مولویں دکھا دیجئے ۔

کیا اقبر ۔ میرزا ہے کو کیا غلط دلبستاں سمجھے
تقلید ۔ سرشتہ تعلیم بابا آدم مسٹر پنچ

لطیفہ

ایک انٹرنس پاس طالب علم ... ت کے مکان پر تشریف لے گئے اور جاتے ہی دیکھتے ... بجانے لگے ۔ کہ بادمن آئی کورٹس ۔ گڈ مورننگ ۔ گڈ ڈے ۔ گڈ بائی ۔

دوست ۔ حضرت کثرت یہی کو فرصت نہیں جائیے ۔ احمت کے سبق پڑھائیے ما نند اگر اردو زباندانی کا شوق ہے ۔ تو دیوان داغ اور دیوان امیر مینائی ازبر کیجئے ۔

انٹرنس پاس ۔ واہ جناب واہ ۔ سوال از آسمان و جواب از ریسمان

دوست ۔ صاحب من ۔ میں نے تو آپ کے سوال کا جواب دیا تھا یہ بگڑنا چہ معنے دارد ۔

انٹرنس پاس کیا خوب ۔ میں نے تو صاحب سلامت کی ۔ اور آپ دل لگی سمجھے ۔

دوست ۔ جی ہاں آپ پھر سے نئی روشنی کے نغمہ اطفال وہ جو کہتے کہا ہے ۔

کالج میں پکے رہتے ہیں وہ تانیں نئی نئی سیکھی ہیں احمقوں نے زبانیں نئی نئی

ہم بیچارے پرانی فیشن کے آدمی ہیں سیدھی سلام علیکم کو جانتے ہیں اگر واقعی آپ نے سلام کیا تھا تو یہی وعلیکم ۔ انٹرنس پاس ۔ بادمن بھی دوست نہیں تو فرمائیے نا ۔ انٹرنس پاس سادے یا رہم ہو گئے ۔

دوست کیا جو مزے کے قاضی تراب خاں کے شفقت مبارک پر گنا میں لائی یا مرادآباد کے بھٹیارے کو یہ ہے تو خوب پیٹ کی روٹیوں کو لگے یا کسی نامہ نگار کے اپنے رپورٹ (...) لیتے مخالف تراب بوری چلینج تصلی ہو گی

انٹرنس پاس لاحول ولا کیا آپکی بھی یا الٰہی سمجھ ہے یار ہم اپنی غرض شریف اور پرنسپل کالج کی طرف مہربانی سے انٹرنس پاس ہوگئے دوست ان